معارف نبوی

جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: ڈاکٹر محمد عامر گزدر

علامات قیامت

(۲)

یاجوج و ماجوج کا خروج

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

— ۱ —

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ،[١] أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ:[٢] «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ»،[٣] وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا،[٤] قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا كَثُرَ[٥] الخَبَثُ».

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے اُن کے پاس تشریف لائے، [١]آپ فرما رہے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اہل عرب کی تباہی ایک ایسی آفت سے ہونے والی ہے جو قریب آچکی ہے۔ [٢]یاجوج و ماجوج کی دیوار میں آج اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔ (اِس کی وضاحت کے لیے) آپ نے اپنے انگوٹھے اور اُس کے ساتھ والی انگلی

سے دائرہ بنا کر دکھایا۔[3] زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول، کیا ہم اپنے درمیان نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، جب برائی زیادہ پھیل جائے گی۔[4]

۱۔ اِسی روایت کے ایک دوسرے طریق میں صراحت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو سو کر اٹھے تھے۔ اِس کا حوالہ متن کے حواشی میں دیکھ لیا جا سکتا ہے۔ یہ اس بات کا واضح قرینہ ہے کہ آگے جو کچھ بیان ہوا ہے، وہ آپ کو رؤیا میں دکھایا گیا۔ یہ اراءت کے طریقے پر وحی ہے۔ اِس سے یہ بات سمجھی جا سکتی ہے کہ آثار قیامت اور فتن وغیرہ کے جو واقعات روایتوں میں بیان ہوئے ہیں، وہ آپ کو بتائے نہیں گئے، بلکہ دکھائے گئے تھے، عام اِس سے کہ وہ رؤیا میں دکھائے گئے ہوں یا بیداری کی حالت میں۔ چنانچہ واقعہ اور تمثیل کا جو امتزاج اِس طرح کے مشاہدات میں ملحوظ ہوتا ہے، وہ ان کی شرح و وضاحت میں بھی لازماً ملحوظ رہنا چاہیے۔

۲۔ یہ اُس تباہی کی طرف اشارہ ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے کم و بیش چھ سو سال بعد چنگیز و ہلاکو کے ہاتھوں سے ہوئی۔ اِس کی وضاحت اگلے جملے میں یاجوج و ماجوج کے ذکر سے ہو جاتی ہے۔ چنگیز و ہلاکو اِنھی کی اولاد تھے۔ اُنھوں نے عربوں کی سلطنت اِس طرح تاراج کی کہ بالآخر بغداد کی بھی اینٹ سے اینٹ بجا دی، جو اُس زمانے میں اِس سلطنت کا دار الحکومت تھا۔

۳۔ مطلب یہ ہے کہ جو کچھ صدیوں کے بعد ہونے والا ہے، اُس کی ابتدا ابھی سے ہو گئی ہے۔ چنانچہ اولاد یافث کی تاخت کے لیے وہ حالات پیدا ہونا شروع ہو گئے ہیں جو وسط ایشیائی ممالک میں اُن کے وطن سے اُنھیں اٹھا کر باہر لے آئیں گے۔ دیوار میں سوراخ سے اِسی حقیقت کو تعبیر کیا گیا ہے۔

۴۔ یہ اُسی قانون کے تحت ہے جو قوموں کی ہلاکت کے لیے سورۂ بنی اسرائیل (۱۷) کی آیت ۵۸ میں بیان ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرما دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہلاکت کا یہ فیصلہ اُسی وقت صادر ہوتا ہے، جب کسی قوم کے اندر بھلائی کے مقابلے میں برائی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۳۳۴۶ سے لیا گیا ہے۔ الفاظ و معلومات کے معمولی فرق کے ساتھ

اِس کے باقی طرق اِن مصادر میں نقل ہوئے ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۲۰۷۴۹۔ تفسیر عبد الرزاق، رقم ۱۵۴۶۔ مسند حمیدی، رقم ۳۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۲۱۴۔ مسند اسحاق بن راہویہ، رقم ۲۰۸۱۔ مسند احمد، رقم ۲۷۴۱۳، ۲۷۴۱۴، ۲۷۴۱۶۔ صحیح بخاری، رقم ۳۵۹۸، ۳۳۴۶، ۷۰۵۹، ۷۱۳۵۔ صحیح مسلم، رقم ۲۸۸۰۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۹۵۳۔ سنن ترمذی، رقم ۲۱۸۷۔ العقوبات، ابن ابی الدنیا، رقم ۲۵۸۔ الآحاد والمثانی، ابن ابی عاصم، رقم ۳۰۹۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۱۲۴۹، ۱۱۲۷۰۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۷۱۵۵، ۷۱۵۹۔ معجم ابن اعرابی، رقم ۵۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۲۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۴۲۔ مسند الشامیین، طبرانی، رقم ۳۱۱۵۔ معرفۃ الصحابۃ، ابو نعیم، رقم ۷۴۲۸۔ السنن الواردۃ فی الفتن، دانی، رقم ۵۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۲۰۱۹۷، ۲۰۱۹۸۔ الاعتقاد، بیہقی، ص ۲۴۹۔ دلائل النبوۃ، بیہقی ۴۰۶/۱۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۷۱۹۲۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے علاوہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہوا ہے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا طریق حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ابو نعیم، ۲۱۸/۱۰ پر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے طرق ان مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: احادیث عفان بن مسلم، رقم ۱۳۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۲۰۷۔ مسند اسحاق بن راہویہ، رقم ۵۳۱۔ مسند احمد، رقم ۸۵۰۱، ۱۰۸۵۳۔ صحیح بخاری، رقم ۳۳۴۷، ۷۱۳۶۔ صحیح مسلم، رقم ۲۸۸۱۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۸۴۶۲۔ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ابو نعیم ۲۱/۴۔

۲۔ کئی طرق، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۲۱۴ میں یہاں 'اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمِهِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ'، ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ فرما رہے تھے'' کے الفاظ آئے ہیں۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۲۷۴۱۶ میں یہاں 'مِثْلُ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ'، ''درہم کے برابر'' کے الفاظ ہیں۔

۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۲۱۴ میں 'وَعَقَدَ بِيَدِهِ يَعْنِي عَشَرَةً'، ''اور آپ نے اپنے ہاتھ سے دس کا ہندسہ بنایا'' کے الفاظ آئے ہیں، جب کہ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۹۵۳ میں یہاں 'وَعَقَدَ بِيَدَيْهِ عَشَرَةً'، ''اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دس کا ہندسہ بنایا'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے بعض طرق، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۳۳۴۷ میں 'وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ'، ''اور آپ نے اپنے ہاتھ

سے نوے کا ہندسہ بنایا'' کے الفاظ ہیں، جب کہ اُنھی کی ایک روایت مسند احمد، رقم ۱۰۸۵۳ میں 'وَحَلَّقَ تِسْعِينَ وَضَمَّهَا'، ''اور آپ نے (اپنی انگلیوں سے) نوے کے ہندسے کا دائرہ بنا کر انگلیوں کو ملا لیا'' کے الفاظ بھی ہیں۔

۵۔ بعض طرق، مثلاً مسند اسحاق بن راہویہ، رقم ۲۰۸۱ میں یہاں 'كَثُرَ'، ''بڑھ جائے'' کے بجاے 'ظَهَرَ'، ''ظاہر ہو جائے'' کا لفظ آیا ہے۔

— ۲ —

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:[۱] «إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ لَيَحْفِرُونَ السَّدَّ كُلَّ يَوْمٍ، حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوا فَسَتَحْفِرُونَهُ غَدًا، فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ كَأَشَدِّ مَا كَانَ، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ، وَأَرَادَ اللهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ، حَفَرُوا، حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوا فَسَتَحْفِرُونَهُ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ، وَيَسْتَثْنِي، فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ، فَيَحْفِرُونَهُ[۲] وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ، فَيُنَشِّفُونَ الْمِيَاهَ، وَيَتَحَصَّنَ النَّاسُ مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ، فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ وَعَلَيْهَا كَهَيْئَةِ الدَّمِ،[۳] فَيَقُولُونَ: قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ، وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ [قُوَّةً وَعُلُوًّا،[۴]] فَيَبْعَثُ اللهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِي أَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا»، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَتَسْمَنُ [وَتَبْطَرُ[۵]] وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُومِهِمْ وَدِمَائِهِمْ».

www.javedahmadghamidi.com

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاجوج و ماجوج روزانہ دیوار میں سوراخ کرتے ہیں۔ جب وہ اتنا سوراخ کرلیتے ہیں کہ جس سے سورج کی شعاعیں دیکھ سکیں تو اُن کا سربراہ کہتا ہے: اب لوٹ جاؤ، کل تم اِسے پوری طرح کھود کر کھول دو گے۔ لیکن اگلے دن وہ اُسی جگہ واپس آتے ہیں تو دیوار پہلے سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔[۱] (یہ سلسلہ چلتا رہے گا)، یہاں تک کہ وہ اپنی مدت کو پہنچ جائیں گے اور اللہ ارادہ فرمائے گا کہ اُنھیں اٹھائے اور لوگوں پر مسلط کردے تو ایک دن وہ کھودیں گے، یہاں تک کہ اتنا سوراخ کرلیں گے کہ اُس میں سے سورج کی شعائیں دیکھ لیں۔ اُن کا سربراہ یہ دیکھ کر کہے گا کہ اب لوٹ چلو، اللہ نے چاہا تو کل تم اِسے پوری طرح کھول دو گے۔ اِس طرح وہ کامیابی کو اللہ کی مشیت پر منحصر کردے گا۔[۲] چنانچہ اگلے دن واپس آئیں گے تو دیوار اُسی حالت پر ہوگی جس پر وہ اُسے چھوڑ کر گئے تھے۔[۳] اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اُسے گرا کر لوگوں پر چڑھ دوڑیں گے۔ پھر نہروں اور چشموں کو اُن کا پانی پی کر خشک کردیں گے[۴] اور لوگ اپنی پناہ گاہوں میں چھپ کر اُن سے اپنی حفاظت کریں گے۔ یاجوج و ماجوج، اِس کے بعد اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے جو خون آلود ہو کر اُن کے پاس واپس آجائیں گے۔ اِس کے بعد وہ کہیں گے: قوت اور برتری میں ہم نے زمین والوں پر بھی غلبہ پالیا ہے اور آسمان والوں پر بھی غالب ہو گئے ہیں۔[۵] پھر اللہ تعالیٰ اُن کی گُدیوں میں ایک کیڑا مسلط کر کے اُس کے ذریعے سے اُنھیں ہلاک کردے گا۔[۶] اِس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے، زمین کے جانور یاجوج وماجوج کے خون اور گوشت سے خوب سیر ہو کر انتہائی صحت منداور فربہ ہو جائیں گے اور اینٹھتے پھریں گے۔[۷]

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اِسی طرح دکھایا گیا۔ اِس کا مطلب یہ تھا کہ دنیا کے حالات اور قوموں کی حفاظت کے لیے بنائے گئے قلعے اور دیواریں ابھی یاجوج وماجوج کو دنیا پر تاخت سے روک سکتی ہیں، لہٰذا رُکے ہوئے ہیں اور اپنے رہنماؤں کی قیادت میں یہ کوشش بھی کریں تو ایک لمبے عرصے تک اپنے علاقوں ہی میں محصور رہیں گے۔

۲۔ اِس سے مقصود یہ بتانا تھا کہ عالمی سطح پر قوموں کے عروج کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی اپنی حکمت کے پیش نظر

جب چاہتا ہے، کرتا ہے۔ اِس لیے یافث کی اولاد کے لیے بھی یہ فیصلہ وہی جب چاہے گا، کرے گا۔ یہ کسی جدوجہد کالازمی نتیجہ نہیں ہے کہ کی جائے تو اِس طرح کا عروج ہر حال میں حاصل ہو جائے۔

۳۔ یعنی جتنی کھودی گئی تھی، وہ اگلے دن بھی اُسی طرح کھودی ہوئی ہو گی، پہلے کی طرح اپنی اصلی حالت پر واپس نہیں آجائے گی۔ مدعا یہ ہے کہ اُن کی جدوجہد بالآخر کامیاب ہو گی اور تاخت کے لیے تمام راستے کھل جائیں گے۔

۴۔ یہ وسائل رزق پر اُن کے قبضے اور دوسری قوموں کی اُن سے محرومی کی تعبیر ہے۔

۵۔ یاجوج وماجوج کے جس خروج کی ابتدا چنگیز وہلاکو کی تاخت سے ہوئی ہے، یہ اُس کے آخری مرحلے کا بیان ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خروج کے اِس مرحلے میں آسمان کی طرف بھی اُن کی تاخت ایسی غیر معمولی ہو گی کہ اُن کی فتوحات لوگوں کے لیے آزمایش بن جائیں گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ حقیقت اِس طرح ممثل کی گئی کہ گویا تیر پھینکا گیا اور وہ خون آلود ہو کر واپس آگیا۔ اِس کے بعد جو کچھ اُنھوں نے کہا ہے، وہ اُسی طرح کا متکبرانہ اظہار ہے جس کی ایک جھلک سورۂ قصص (۲۸) کی آیت ۳۸ میں فرعون کے اِس جملے میں دیکھ لی جاسکتی ہے کہ '﴿فَاَوۡقِدۡ لِیۡ یٰهَامٰنُ عَلَی الطِّیۡنِ فَاجۡعَلۡ لِّیۡ صَرۡحًا لَّعَلِّیۡۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤی اِلٰهِ مُوۡسٰی﴾'، ''اچھا تو اے ہامان، تم میرے لیے مٹی کی اینٹوں کا پزاوہ لگواؤ اور ایک اونچا محل میرے لیے بنواؤ تاکہ موسیٰ کے خدا کو میں (آسمان میں) جھانک کر دیکھوں''۔

www.al-mawrid.org www.javedahmedghamidi.com

۶۔ مطلب یہ ہے کہ انسان اُن کو شکست دینے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی طرف سے کوئی آفت اُن پر مسلط کریں گے جس کے نتیجے میں دنیا والوں کو اُن کی غارت گری سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

۷۔ یہ اِس بات کی تعبیر ہے کہ یاجوج وماجوج کی یہ ہلاکت ایسی غیر معمولی ہو گی کہ کوئی اُن کی لاشیں دفنانے والا بھی نہیں ہو گا۔ چنانچہ وہی صورت پیدا ہو جائے گی جو بیت اللہ پر حملہ کرنے والے ابرہہ کے لشکر کے ساتھ ہوئی تھی کہ اُن کی غلاظت سے فضا کو پاک کرنے کے لیے آسمان کے پرندے ہی رہ گئے تھے۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ یہاں بھی جنگلوں کے درندے ہی رہ جائیں گے جو دنیا کو اِس عفونت سے نجات دلائیں گے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۱۰۶۳۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات اِن مصادر میں نقل

ہوئے ہیں: تفسیر یحییٰ بن سلام ۱/ ۲۰۵، ۳۴۳۔ مسند احمد، رقم ۱۰۶۳۳۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۸۰۔ سنن ترمذی، رقم ۳۱۵۳۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۴۳۶۔ تفسیر طبری ۱۵/ ۳۹۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۸۲۹۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۵۰۱۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً سنن ترمذی، رقم ۳۱۵۳ میں یہاں 'فَيَحْفِرُونَهُ' کے بجاے 'فَيَخْرِقُونَهُ' کا لفظ آیا ہے۔ معنی کے لحاظ سے یہاں دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۳۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۸۰ میں اِس جگہ 'فَتَرْجِعُ عَلَيْهَا الدَّمُ الَّذِي اجْفَظَّ'، ''تو وہ تیر خون سے تربتر ہو کر واپس آئیں گے'' کی تعبیر نقل ہوئی ہے، جب کہ سنن ترمذی، رقم ۳۱۵۳ میں 'فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ'، ''تو وہ تیر خون آلود ہو کر واپس آئیں گے'' کے الفاظ ہیں۔

۴۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۵۰۱۔

۵۔ سنن ترمذی، رقم ۳۱۵۳۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۳

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:[1] «يُفْتَحُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، يَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ، كَمَا قَالَ اللهُ عزوجل: ﴿[وَهُمْ[2]] مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ [الأنبياء: ٩٦]، فَيَغْشَوْنَ الْأَرْضَ،[3] وَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُونَ عَنْهُمْ إِلَى مَدَائِنِهِمْ وَحُصُونِهِمْ، وَيَضُمُّونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ، وَيَشْرَبُونَ مِيَاهَ الْأَرْضِ، حَتَّى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَمُرُّ بِالنَّهَرِ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهِ، حَتَّى يَتْرُكُوهُ يَبَسًا، حَتَّى إِنَّ مَنْ بَعْدَهُمْ لَيَمُرُّ بِذَلِكَ النَّهَرِ فَيَقُولُ: قَدْ كَانَ هَاهُنَا مَاءٌ مَرَّةً، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا أَحَدٌ فِي حِصْنٍ أَوْ مَدِينَةٍ، قَالَ قَائِلُهُمْ: هَؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ، قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ، بَقِيَ أَهْلُ السَّمَاءِ»،[4] قَالَ: «ثُمَّ يَهُزُّ

أَحَدُهُمْ حَرْبَتَهُ ثُمَّ يَرْمِي بِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ إِلَيْهِ مُخْتَضِبَةً دَمًا، لِلْبَلَاءِ وَالْفِتْنَةِ، [فَيَقُولُونَ: قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ،[٥]] فَبَيْنَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللهُ دُودًا فِي أَعْنَاقِهِمْ، كَنَغَفِ الْجَرَادِ الَّذِي يَخْرُجُ فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ مَوْتَى لَا يُسْمَعُ لَهُمْ حِسٌّ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: أَلَا رَجُلٌ يَشْرِي لَنَا نَفْسَهُ فَيَنْظُرَ مَا فَعَلَ هَذَا الْعَدُوُّ». قَالَ: «فَيَتَجَرَّدُ رَجُلٌ مِنْهُمْ لِذَلِكَ مُحْتَسِبًا لِنَفْسِهِ قَدْ أَظَنَّهَا عَلَى أَنَّهُ مَقْتُولٌ، فَيَنْزِلُ، فَيَجِدُهُمْ مَوْتَى بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَيُنَادِي: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، أَلَا أَبْشِرُوا، فَإِنَّ اللهَ قَدْ كَفَاكُمْ عَدُوَّكُمْ. فَيَخْرُجُونَ مِنْ مَدَائِنِهِمْ، وَحُصُونِهِمْ، وَيُسَرِّحُونَ مَوَاشِيَهُمْ، فَمَا يَكُونُ لَهَا رَعْيٌ إِلَّا لُحُومُهُمْ، فَتَشْكَرُ عَنْهُ كَأَحْسَنِ مَا تَشْكَرُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ النَّبَاتِ أَصَابَتْهُ قَطُّ».

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا: یاجوج وماجوج جب کھول دیے جائیں گے اور وہ لوگوں پر چڑھ دوڑیں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''وہ ہر بلندی سے پل پڑیں گے'' تو وہ روے زمین پر چھا جائیں گے اور مسلمان اِس کے نتیجے میں اپنے اپنے شہروں اور قلعوں میں سمٹ جائیں گے۔ یاجوج وماجوج اُن کے مویشیوں کو پکڑ لیں گے اور زمین کا سارا پانی پی جائیں گے،[۱] یہاں تک کہ اُن میں سے کچھ لوگ ایک نہر کے پاس سے گزریں گے تو اُس کا سارا پانی پی کر اُس کو خشک کر دیں گے۔ اُن کے بعد پھر انھی کے کچھ لوگ وہاں سے گزریں گے تو کہیں گے کہ کبھی یہاں بھی پانی ہوا کرتا تھا،[۲] یہاں تک کہ جب روے زمین پر اُن لوگوں کے سوا، جو کسی قلعے یا شہر میں اپنے آپ کو محفوظ کر لیں گے، کوئی انسان نہ بچے گا تو یاجوج وماجوج میں سے ایک شخص کہے گا: اِن زمین والوں سے تو ہم نے نمٹ لیا،

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اب آسمان والے رہ گئے ہیں۔ پھر اِن میں سے ایک شخص اپنا نیزہ ہلا کر اُس کو آسمان کی طرف پھینکے گا تو لوگوں کے امتحان اور آزمایش کے لیے وہ نیزہ خون میں لت پت ہو کر اُن کی طرف لوٹ آئے گا۔ اِس پر وہ کہیں گے: (دیکھ لو)، ہم نے آسمان والوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔[۳] اِسی اثنا میں اللہ تعالیٰ اُن کی گردنوں پر ٹڈی کی طرح کا ایک کیڑا مسلط کر دیں گے جو ان کی گردنوں میں نکل آئے گا اور صبح کے وقت وہ سب ایسے مرے ہوں گے کہ اُن کی آہٹ تک سنائی نہ دے گی۔ مسلمان یہ دیکھ کر آپس میں کہیں گے: کیا کوئی شخص ہے جو جان کی بازی لگا کر ہمارے لیے یہ دیکھ کر آئے کہ اِن دشمنوں کے ساتھ کیا ہوا؟ کہتے ہیں کہ پھر ایک آدمی، جسے یہ خیال بھی ہو گا کہ وہ یاجوج و ماجوج کے ہاتھوں قتل ہو جائے گا، اپنے لیے اجر کی خاطر نیچے اترے گا تو دیکھے گا کہ وہ سب مر چکے ہیں اور اُن کی لاشیں ایک دوسرے کے اوپر پڑی ہوئی ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ پکارے گا: اے مسلمانوں کی جماعت، سنو، تمھارے لیے خوش خبری ہے۔ اللہ نے تمھاری طرف سے تمھارے دشمن سے خود نمٹ لیا ہے۔[۴] یہ سن کر مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں سے نکل آئیں گے۔ اور اپنے مواشی چرنے کے لیے چھوڑ دیں گے۔ یاجوج و ماجوج کے گوشت کے سوا اُس وقت اُنھیں کوئی چارا میسر نہ ہو گا۔ چنانچہ اُسے کھا کر وہ ایسے فربہ ہو جائیں گے کہ کسی گھاس وغیرہ سے کبھی اتنے صحت مند نہ ہوئے ہوں گے۔[۵]

۱۔ ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں کہ یہ وسائل رزق پر اُن کے قبضے اور دوسری قوموں کی اُن سے محرومی کی تعبیر ہے۔

۲۔ مطلب یہ ہے کہ یاجوج و ماجوج کی جو قومیں پہلے خروج کریں گی، وہ اپنے مفتوحہ علاقوں کے وسائل اِس برے طریقے سے چٹ کر جائیں گی کہ خود اُن کے بعد والوں کے لیے بھی کچھ باقی نہ رہے گا۔

۳۔ یہ آسمان کی طرف اُن کی مہمات کے غیر معمولی نتائج کی تمثیل ہے جو لوگوں کے لیے فتنہ بن جائیں گے، بالکل اُسی طرح جیسے سائنس کے فتوحات اِس وقت لوگوں کے لیے بن رہے ہیں۔

۴۔ مطلب یہ ہے کہ تم تو اُنھیں شکست نہیں دے سکے تھے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے اپنی غیبی مدد سے اُنھیں

ہلاک کر دیا اور اُن کے غلبے سے تمھیں نجات دلا دی ہے۔

۵۔ یہاں مواشی کا ذکر ہے، جب کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں 'دواب الأرض' کے الفاظ آئے ہیں۔ ہمارے نزدیک اُنھی کو ترجیح دینی چاہیے، اِس لیے کہ مواشی کا گوشت کھانا بظاہر مستبعد ہے۔ تاہم رؤیا کے مشاہدات میں اِس طرح کی مستبعد چیزیں بھی بعض اوقات تمثیل کے پیرایے میں دکھا دی جاتی ہیں، جیسا کہ قرآن کی سورۂ یوسف میں گایوں کے گایوں کو کھانے کا ذکر ہوا ہے۔ مدعا وہی ہو گا کہ یاجوج و ماجوج کی لاشیں پھر جانور ہی کھائیں گے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۷۶۳۱ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ متن کے کچھ اختلافات کے ساتھ اِس کے باقی طرق اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۷۹۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۱۴۴، ۱۳۵۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۸۳۰۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۲۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۷۹۔

۳۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۷۹ میں یہاں 'فَيَغْشَوْنَ الْأَرْضَ' کے بجاے 'فَيَعُمُّونَ الْأَرْضَ' کے الفاظ آئے ہیں، جب کہ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۱۴۴ میں 'فَيَغْمُرونَ الْأَرْضَ' کے الفاظ ہیں۔ یہ تینوں تعبیرات ہم معنی ہیں۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۳۵۱ میں 'فَيَغْشَوْنَ النَّاسَ'، ''لوگوں پر چھا جائیں گے'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۴۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۷۹ میں یہاں 'بَقِيَ أَهْلُ السَّمَاءِ' کے بجاے 'وَلَنُنَازِلَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ'، ''اب ہم آسمان والوں کا مقابلہ کریں گے'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۵۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۷۹۔

— ۴ —

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ[1] «سَيُوقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّ يَأْجُوجَ، وَمَأْجُوجَ، وَنُشَّابِهِمْ، وَأَتْرِسَتِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ».

وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ[2] أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، فَقَالَ: «يَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ جِعَابِهِمْ وَنِشَابِهِمْ وَتِرَاسِهِمْ وَقِسِيِّهِمْ سَبْعَ سنين».

نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے فرمایا: یاجوج و ماجوج کی کمانوں، تیروں اور ڈھالوں کو مسلمان سات سال تک ایندھن کے طور پر استعمال کریں گے۔[1]

اُنھی سے ایک روایت میں نقل ہوا ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاجوج و ماجوج کا ذکر کرتے ہوئے سنا۔ اُن کا بیان ہے کہ اُس موقع پر آپ نے فرمایا: مسلمان اُن کی ترکشوں، تیروں، ڈھالوں اور کمانوں سے سات سال تک آگ جلاتے رہیں گے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۔ یہ اُس اسلحے کی افراط کا بیان ہے جو یاجوج و ماجوج مسلمانوں کے ساتھ کسی معرکے میں اپنے پیچھے چھوڑ جائیں گے۔ اسلحے کے طور پر استعمال کے لیے وہ چونکہ بے کار ہو چکا ہو گا، اِس لیے فرمایا ہے کہ اِس کے بعد اُسے ایندھن ہی بنایا جائے گا۔ کسی چیز کے بے کار ہو جانے کو بیان کرنا مقصود ہو تو یہ تعبیر ہماری زبان میں بھی عام اختیار کی جاتی ہے۔ اِس کی ایک تصویر اسلحے کے اُن ڈھیروں کی صورت میں دیکھ لی جا سکتی ہے جو ۲۰۲۱ء میں اِس وقت افغانستان میں چھوڑ دیا گیا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۷۶ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ ہیں۔ متن کے کچھ اختلاف کے ساتھ اِس کے باقی طرق اِن مراجع میں نقل ہوئے ہیں: الآحاد والمثانی،

ابن ابی عاصم، رقم ۱۴۹۵۔ مجموع فیہ مصنفات ابی جعفر ابن البختری، رقم ۱۸۰۔ تاریخ بغداد، خطیب بغدادی ۲۷۲/۴۔ المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، ابن جوزی ۲۹۷/۱۔

۲۔ تاریخ بغداد، خطیب بغدادی ۲۷۲/۴۔

— ۵ —

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ[1] «لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ».

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاجوج وماجوج کے خروج کے بعد بھی بیت الحرام کا حج اور عمرہ ہوتا رہے گا۔[1]

۱۔ مطلب یہ ہے کہ یاجوج وماجوج کا فتنہ اگرچہ بہت بڑا ہوگا، لیکن اِس کے زمانے میں بھی اللہ کے بندے موجود رہیں گے جو اِن مراسم عبودیت کو اپنے پروردگار کے لیے قائم رکھیں گے۔ اِس میں مبتلا ہو کر ہر شخص خدا کے دین سے برگشتہ نہیں ہو جائے گا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۵۴۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند احمد، رقم ۱۱۲۱۷، ۱۱۲۱۹، ۱۱۴۵۵، ۱۱۶۱۷۔ صحیح بخاری، رقم ۱۵۹۳۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۰۳۰۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۵۰۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۸۳۲۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۳۹۹۔ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ابونعیم ۱۶/۹۔

[باقی]